OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com
DOI: https://doi.org/10.53575/u11.v6.02(22)120-130

حالت نشہ میں وقوع طلاق کا مسئلہ جدید وقدیم علماء کے مباحث کی روشنی میں

The issue of divorce in the light of discussions by modern and ancient scholars

DR. MUHAMMAD ANAS RAJPAR
Assistant Professor, University of Sufism and Modern Sciences, Bhitshah, Sindh.

Received on: 28-04-2022 Accepted on: 01-06-2022

Abstract

The issue of divorce in the state of intoxication in the light of the discussions of modern and ancient scholars Islam, being a universal religion, provides guidance at every stage of life. Islam guides in home life, community life, events and problems in provincial, national and international life. The marital relationship is important in human family life. The orbit of domestic life is connected with this relationship. Allah Almighty has placed natural love and attraction between husband and wife. This relationship becomes the source of a new family and then other families which will come into existence in future. Sometimes this relationship becomes difficult for a person due to some reasons. Islam says divorce is the way out of a relationship that causes trouble. Divorce is permissible, but in the sight of Allah, it is permissible to do something that causes anger. Divorce has many domestic and social disadvantages. Therefore, Islam has commanded to use common sense before doing such a thing and has also taught to use forgiveness as much as possible. Considering the disadvantages of divorce, it has been ordered to be done in a state of common sense. Under normal circumstances divorce occurs. There is also a state of intoxication in human conditions. Some drugs calm the human mind and some drugs destroy the human intellect. In such a state of intoxication, a person goes completely insane and does not have the distinction of anything. He becomes completely unaware of what is Halal and what is Haram, and what is permissible and what is not. There is a difference of opinion as to whether divorce can take place while intoxicated. This difference is also found among the Companions of the Prophet (peace be upon him). Due to this, there is also a difference of opinion among the Islamic scholars. This article provides basic information about divorce and also clarifies the difference of opinion about the occur on divorce especially after intoxication.

Keywords: Islam, Guidance, Divorce, Intoxication, Insane, Different opinion

طلاق کے ذریعے دو افراد کے باہمی رشتہ ازدواج کو منقطع کیا جاتا ہے۔اور یہ صرف دو افراد کا قطع تعلق نہیں ہوتا بلکہ بسااوقات اس سے کئی خاندان اجڑ جاتے ہیں۔زوجین کو تو جھیلنا پڑتا ہی ہے لیکن بچوں کو جو تکالیف سہنی پڑتی ہیں ان کا تصور ہی گھناؤنا ہے۔اس لئے اسلام نے طلاق کو بحالت مجبوری جائز و حلال قرار دیا ہے، لیکن ساتھ ساتھ ابغض المباحات اور ابعض الحلال سے بھی تعبیر کیا ہے۔

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ان من ابغض المباحات عند اللہ عزوجل الطلاق (بیشک اللہ کے ہاں مباحات میں سب سے

زیادہ مبغوض طلاق ہے)۔

عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال: ابغض الحلال الی اللہ الطلاق ([1]) روح المعانی نے یہ الفاظ اس طرح نقل کئے ہیں: لیس شیء من الحلال ابغض الی اللہ من الطلاق ([2]) احناف اور حنابلہ کا کہنا ہے کہ طلاق محظور ہے، کیونکہ اس میں کفران نعمت ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: "لعن اللہ کل مذواق مطلاق" ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تزوجوا ولا تطلقوا فان اللہ لایحب الذواقین والذواقات۔([3])

وہ ضرورتیں جن سے طلاق مباح ہوتی ہے:

لفظ مباح اس پر بولا جاتا ہے جو جائز حاجات کے تحقق سے بعض اوقات مباح ہو جائے۔ اس لئے طلاق بھی بعض ضروری حاجات کی وجہ سے مباح ہوتی ہے۔ ضروری حاجتیں خاص طور پر دو ہیں:

1۔ بیوی کا شوہر کے ساتھ سلوک اچھا نہ رہا ہو یا شوہر کا بیوی سے اچھا سلوک نہ رہے۔

2۔ بیوی کی خیانت پر شوہر مطلع ہوا ہو۔

چنانچہ قرآن شریف میں شوہر اور بیوی کے آپس کے اختلافات کی صورت میں حکمین کے تقرر اور ان کے اختلافات ختم کرنے اور ختم نہ ہونے کی صورت میں طلاق کے فیصلے کا ذکر موجود ہے۔ ابن حجر نے زوجین کے باہمی اختلافات میں حکمین کی طرف سے طلاق کے فیصلے کی صورت میں طلاق کو واجب قرار دیا ہے، مطلب یہ کہ شقاق بین الزوجین ایک ایسی مجبوری کی حالت ہے کہ جس کے پیش آنے کے بعد جب اس سے خلاصی کی صورت طلاق کے سوا کوئی اور نہ ہو تو حکمین کے فیصلہ سے طلاق واجب ہو گی۔

یا پھر ایسے حالات پیش آجائیں کہ شوہر بیوی کے حقوق ادا کرنے سے قاصر ہو جائے یا شوہر بیوی کے اندر دل چسپی نہ رکھتا ہو تو اس صورت میں بجائے اس کے کہ بیوی کو کسمپرسی کی حالت میں چھوڑ دیا جائے، بہتر ہے کہ طلاق دیکر اس کی جان چھوڑ دی جائے اس طلاق کو مندوب کہا گیا ہے۔

یہ حالات ہیں جو شوہر اور بیوی دونوں کی طرف سے پیش آنے کی صورت میں طلاق واجب یا مندوب ہوتی ہے، یہ حالات اگر پیش نہ آئیں تو طلاق کی کیا حیثیت رہتی ہے؟ امام ابن حجر نے بغیر کسی سبب کے طلاق کو مکروہ قرار دیا ہے([4])

امام ابو بکر حصاص نے تین طلاقوں کے وقوع کے بارے میں ایک باب قائم کیا ہے اور لکھا ہے کہ لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم سے تین طلاقوں کے وقوع کے حرام ہونے کا دلیل لیتے ہیں کیونکہ عورت جو مباح ہے تین طلاقوں کے ذریعے سے اس کو حرام قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ عمل باقتضائے آیت مذکورہ حرام ہے۔ اگر یہ احتجاج واستدلال صحیح مانا جائے تو بغیر اسباب کے طلاق یعنی اضطراری حالات نہ پائے جاتے ہوئے بھی طلاق دینا بطریق اولی اس آیت کا مصداق بن سکتی ہے، کیونکہ اللہ تعالی تزویج کو پسند کرتا ہے تطلیق کو نہیں، جیسا کہ ابھی گذر چکا۔

طلاق ایک ذمہ دارانہ عمل:

طلاق کا عمل جو نہایت اضطراری حالت میں قابل عمل قرار دیا گیا ہے یہ ایک ذمیدارانہ عمل ہے، جو سوچ سمجھے طریقے سے کرنا چاہئے اس

لئے طلاق کے لئے بالاتفاق عاقل اور بالغ ہونا ضروری ہے (5)، جس آدمی کا کسی سبب سے عقل مغلوب ہوجائے، تو اس کی طلاق جائز نہیں مانی جاتی۔ یہی سبب ہے کہ معتوہ کی طلاق کو ناجائز قرار دیا جاتا ہے، معتوہ کہتے ہیں: جس کی عقل کبھی کبھی مغلوب ہوجاتی ہو اور کبھی کبھی اس سے افاقہ ہوجاتا ہو۔ ایسے آدمی کی طلاق کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کل الطلاق جائز الا طلاق العتوہ المغلوب علی عقلہ (6)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ: کل الطلاق جائز الا طلاق المعتوہ۔ المتانۃ میں مخدوم محمد جعفر نے لکھا ہے کہ: حمادیہ میں ہے کہ معتوہ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، وہ احکام کے معاملے میں بچوں کے برابر ہے۔ (7)

بچے اور مجنون کی طلاق:

بچے اور دیوانے کی طلاق بھی جائز نہیں ہے، کیونکہ وہ بھی اسباب طلاق سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں اور نفع نقصان اور تقاضائے شرع سے واقف نہیں ہوتے اس لئے ان کی طلاق کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ امام بخاری نے اپنی جامع صحیح میں باب الطلاق فی الاغلاق والکرہ والسکران والمجنون کے تحت مجنون کی طلاق کے عدم جواز میں دلیل کے طور پر یہ پیش کیا ہے کہ نبی ﷺ نے اس شخص سے، جس نے اپنے اوپر (گناہ) کا اقرار کیا، فرمایا: ایک جنون؟ کیا تمہیں جنون تو نہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر بھی بطور استشہاد پیش کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: "الم تعلم ان القلم رفع عن ثلاثۃ عن المجنون حتیٰ یفیق وعن الصبی حتی یدرک وعن النائم حتی یستیقظ" (8)

(کیا تم نہیں جانتے کہ تین سے قلم اٹھایا گیا ہے؟ مجنون سے جب تک اس سے جنون رفع ہوجائے، بچے سے جب تک وہ شعور وادراک حاصل کرے اور نیند والے سے جب تک وہ سجاگ ہوجائے۔)

بچے اور مجنون کی طلاق کی طرح نیند والے کی طلاق بھی جائز نہیں جب تک وہ نیند سے جاگتے نہیں۔ اس کے بارے میں امام محمد بن الحسن نے بھی امام ابوحنیفہ کی سند سے ایک اثر نقل کیا ہے کہ لیس طلاق النائم بشیء (9) (نیند والے کی طلاق کچھ بھی نہیں ہے) امام محمد نے کہا ہے کہ ہم بھی اسی کو لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا قول بھی یہی ہے۔

وسوسے کی بیماری میں مبتلا آدمی کی طلاق:

امام بخاری نے وسوسے کی بیماری میں مبتلا شخص کے اقرار کے عدم جواز کی طرف اشارہ کیا ہے اور عقبہ بن عامر کا قول نقل کیا ہے کہ موسوس کی طلاق نہیں ہے، کیونکہ موسوس بھی مغلوب العقل ہوتا ہے۔ قال عقبۃ بن عامر: لا یجوز طلاق الموسوس۔ (10) (وسوسہ میں مبتلا شخص کی طلاق جائز نہیں ہے)

مبرسم کی طلاق جائز نہیں:

برس ایک بیماری ہے جس کی وجہ سے اس کے عقل پر بھی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ امام محمد بن الحسن شیبانی نے ایک اثر نقل کیا ہے کہ: لیس طلاق المبرسم بشیء حتی یفیق۔ (برس والے یعنی کوڑھئے کی طلاق کچھ بھی نہیں ہے جب تک اس سے افاقہ حاصل کرے) امام محمد فرماتے ہیں

کہ ہم بھی اسی کو لیتے ہیں جب اس کی عقل نہ رہے (امام) ابو حنیفہ رحمۃاللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔[11]
یہ سب وہ صورتیں ہیں، جن میں عقل مغلوب رہتی ہے، جو ایک ذمہ دارانہ فیصلہ کرنے کے لئے ضروری ہوا کرتی ہے۔ مغلوب العقل ہونے کی جتنی بھی صورتیں ہیں، ان میں دی ہوئی طلاق جائز نہیں ہوتی۔

طلاق نشوان:

نشوان سے مراد نشہ کے ابتدائی مراحل ہیں، جس میں آدمی نشہ کی اس حد کو نہیں پہنچتا جو حد امام ابو حنیفہ نے سکران کی مقرر فرمائی ہے۔ نشوان کی طلاق جائز ہے، کیونکہ اس کی عقل مغلوب نہیں ہوتی، وہ نشہ کے ابتدائی مراحل میں ہوتا ہے۔ امام محمد بن الحسن شیبانی نے ایک اثر اس طرح نقل کیا ہے:

اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم قال طلاق النشوان جائز[12] یہ صورت مسئلہ نشہ کی ایسی حالت سے متعلق ہے، جس حالت میں آدمی سرور کی کیفیت میں رہتا ہے لیکن عقل اس حالت میں زیادہ مغلوب نہیں رہتی۔ بعض نشہ کے خوگر نشہ آور اشیاء کے استعمال کے بعد بھی نشہ کی کیفیت سے جلد متاثر نہیں ہوتے ہیں۔

طلاق سکران:

اوپر ہم نے "طلاق نشوان" کے علاوہ سب ایسی صورتیں ذکر کر دی ہیں، جن صورتوں میں چونکہ عقل مغلوب رہتی ہے اس لئے ان صورتوں میں طلاق جائز نہیں۔ سبب اس کا واضح ہے کہ طلاق غیر سنجیدہ عمل نہیں جو بغیر سوچے سمجھے اختیار کیا جائے۔ عقل کے ذریعے اس کی واجب، جائز اور مکروہ صورتوں کو سمجھا جا سکتا ہے اور عقل ہی ہے جو ہمیں بے سبب طلاق سے روک سکتا ہے۔ سخت اضطراری حالات میں بھی تحمل و بردباری پر آمادہ رکھ سکتا ہے، جس تحمل و بردباری کا دامن تھامے رکھنے کی اللہ تعالیٰ نے تلقین ان الفاظ میں فرمائی ہے: فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھو شیئا ویجعل اللہ فیہ خیرا کثیرا[13]

(اگر تم عورتوں کو ناپسند کرتے ہو تو قریب ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو حلانکہ اللہ نے اس میں بہتری رکھی ہو)۔ امام ابو بکر جصاص نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ عورتوں کو ناپسند کرنے کے باوجود روکے رکھنا یعنی ان کو طلاق نہ دینا مستحب ہے۔[14]
عقل موجود ہوتی ہے تو آدمی درجہ استحباب کا شعور بھی پا سکتا ہے لیکن جب عقل ہی نہ رہے تو آدمی کراہت واستحباب کے شعور سے عاری ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جتنی بھی صورتیں عقل کے مغلوب ہو جانے کی ہیں ان میں طلاق واقع نہیں ہوتی۔ البتہ سکران کی طلاق ان سب صورتوں سے الگ ہے۔ اس کے بارے میں عہد صحابہ سے اختلاف رہا ہے۔
حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت معاویہ، امام مالک، سفیان ثوری، اوزاعی وغیرہ کے نزدیک طلاق سکران واقع ہوگی یہی قول امام شافعی اور امام محمد کا بھی ہے۔
حضرت عثمان غنی، لیث بن سعد، اسحاق بن راہویہ کے علاوہ فقہائے حنفیہ میں سے امام زفر، امام طحاوی، امام کرخی اور محمد بن سلمہ وغیرہ طلاق

سکران کو نافذ نہیں مانتے اور امام شافعی و امام احمد کا بھی ایک قول اسی طرح کا ہے۔

سکر کے معنی:

ایسی غفلت جو غلبہ سرور سے عقل پر طاری ہو جاتی ہے۔ یہ حالت غفلت لانے والے ماکولات یا مشروبات کے استعمال سے طاری ہوتی ہے۔ عقل پر سرور کے کس حد تک غلبہ کو سکر یا نشہ سے تعبیر کیا جائے گا؟ اس میں فقہا کے اقوال مختلف ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ نشہ اتنا زیادہ ہو کہ زمین و آسمان کی پہچان نہ ہو سکے۔ یہ امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ کلام غیر مربوط ہو جائے اور ہذیان بکنے لگے۔ یہ صاحبین اور امام شافعی کا قول ہے۔ مخدوم محمد جعفر بوبکائی نے لکھا ہے کہ: وحد السکران ان یذہب عقلہ حتی لا یعرف الارض من السماء ولا الرجل من المراۃ ولا السوال من الجواب عند ابی حنیفۃ (سکران کی حد یہ ہے کہ اس کی عقل اس حد کو پہنچ جائے کہ وہ آسمان و زمین میں تمیز نہ کر سکے اور نہ عورت و مرد میں اور نہ سوال و جواب میں۔ یہ ابو حنیفہ کے ہاں ہے۔ (15)

سکران کی طلاق کا حکم:

سکران اگر کسی مباح چیز سے نشہ میں مبتلا ہو جائے یا اتفاقا کسی جائز چیز سے اس کو نشہ ہو گیا ہو یا اکراہ و اضطرار کی حالت میں اس نے نشہ پیا ہو اور نشہ کی حالت میں طلاق دی ہو تو طلاق واقع نہ ہو گی۔ مخدوم جعفر لکھتے ہیں کہ: اگر نشہ مباح طریقہ سے کیا گیا ہے جیسے مضطر کا شراب پینا یا دوائوں سے جو نشہ پیدا ہوا ہو۔۔۔۔ تو نہ طلاق واقع ہو گی نہ عتاق۔ (16)

بھنگ سے نشہ والے کی طلاق:

مخدوم جعفر نے لکھا ہے کہ: خانیہ میں ہے کہ اگر اس کی عقل بھنگ کی وجہ سے زائل ہو گئی تو طلاق نافذ نہیں ہو گی، نہ ہی عتاق نافذ ہو گا۔ بھنگ سے طلاق کیوں نہیں نافذ ہوتی؟۔ اس کی وجہ بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: بھنگ پینے سے عقل زائل ہو جاتی ہے اور آدمی مجنون کی طرح ہو جاتا ہے، اس وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ (17)

طلاق سکران کے مختلف مسالک:

طلاق سکران عہد صحابہ سے مختلف فیہ رہی ہے۔ عہد صحابہ سے اس کے بارے میں دو مسلک رہے ہیں ایک مسلک وقوع طلاق کا اور دوسرا عدم وقوع کا۔

پہلا مسلک:

علی الاطلاق سکران کی طلاق واقع ہو گی۔ نشہ کم ہو یا زیادہ کیوں کہ وہ شرعا مکلف ہے قتل کے عیوض قتل کیا جائیگا اور چوری کے عیوض اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا سکران کو مجنون اور پاگل پر قیاس نہیں کیا جا سکتا کیوں کہ سکران کے لئے شریعت نے حد مقرر کی ہے، سکران جملہ تصرفات میں صاحی (ہوش مند) کی طرح ہے۔ المغنی میں ہے کہ صحابہ نے سکران کو حد شراب میں صاحی کی طرح قرار دیا ہے (18)

امام ابن ہمام نے لکھا ہے کہ شریعت نے حالت سکر میں فرعی احکام میں انھیں امر و نہی سے مخاطب فرمایا ہے، جس سے ہم نے یہ پہچان لیا کہ شرع نے اس کو قائم العقل کی طرح اعتبار کیا ہے۔ احکام فرعیہ میں اس پر سختی کی گئی ہے، جس سے ہم نے سمجھا کہ اس نے اپنے عقل زائل

کرنے کے خود ناجائز اسباب اختیار کئے ہیں، حالانکہ اس میں وہ خود مختار تھا،اسی وجہ سے ہم نے اس کو اپنے کئے کا ذمہ دار جانااور اس کے اقوال کو اعتبار کے قابل جانا۔یہی سبب ہے کہ دونوں مذاہب حنفی اور شافعی کے فتوے اس بارے میں متفق ہیں کہ جس کا عقل حشیش کھانے سے زائل ہو جائے اس کی طلاق واقع ہو جائے گی۔اوپر جس طرف اشارہ کیا گیا وہ اللہ کے اس فرمان میں دیکھا جا سکتا ہے: یاایھاالذین آمنوالا تقربوا الصلواۃ وانتم سکاری۔اس کے علاوہ جب سکران کو شبہ کی حالت میں ثابت نہ ہونے والی صورتوں میں صاحی کے ساتھ ملایا گیا ہے جیسے حدود وقصاص، حد قذف اور حد قتل جب وہ قتل اور تہمت کا مرتکب ہو تو اس کو بطریق اولی ان صورتوں کے ساتھ ملانا چاہئے جو شبہ سے بھی ثابت ہوتی ہیں جیسے طلاق وعتاق۔امام ابن ہمام کے مطابق سکران کو احناف نے قائم العقل کے برابر قرار دیا ہے،اس کا سبب انہوں نے اس کو قرار دیا ہے کہ:اس نے باختیار خود ناجائز ذریعہ سے اپنی عقل کو زائل کیا ہے۔

اس حوالے سے شامی کا ایک فرمان ہے کہ:افیون اور بھنگ دوا کے طور پر پی جاتی تھی جس کی وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوتی تھی، کیوں کہ اس میں معصیت نہیں تھی، البتہ لہو کے طور پر قصدا مصیبت اور آفت اپنے پیٹ میں ڈالنے سے وقوع طلاق میں کوئی تردد نہ ہونا چاہئے اور آج کے زمانے میں افیون اور بھنگ سے نشہ آئے تو سزا کے طور پر طلاق واقع ہو گی۔اسی پر فتوی ہے۔

اوپر کے بیانات سے واضح ہے کہ احناف کے ہاں وقوع طلاق کی بنیاد درج ذیل دلائل ہیں:

- سکران کو اوامر ونواہی میں مخاطب کیا گیا ہے
- حدود وقصاص سکران پر نافذ ہوتے ہیں
- سکران چونکہ خود ناجائز ذریعہ سے اپنی عقل زائل کرتا ہے،اس لئے سزا کے طور پر طلاق واقع ہو گی

احناف کے مزید دلائل:

1- صفوان بن عمر والطائی نے نقل کیا ہے کہ ایک عورت اپنے شوہر کے سینے پر بیٹھ گئی اور مطالبہ کیا کہ اگر وہ اسے طلاق نہ دے گا تو وہ اسے مار ڈالے گی چنانچہ جبر ودباؤ کی وجہ سے مرد نے اسے تین طلاقیں دے دیں بعد کو جب یہ معاملہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے فرمایا: لا قیلولۃ فی الطلاق۔یعنی طلاق کے معاملہ میں کوئی ٹھراؤ نہیں ہے۔مؤطاامام محمد

2- حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل الطلاق جائز الا طلاق المعتوہ المغلوب علی عقلہ

3- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جن کا ارادہ بھی ارادہ ہے اور مذاق بھی ارادہ ہے، نکاح، طلاق، رجعت۔مذاق اور نشہ دونوں اس بات میں مشترک ہیں کہ بولنے والا اس کا حقیقی مفہوم مراد نہیں لیتا

4- اہل عمان میں سے ایک شخص نے شراب کے نشہ میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، چار عورتیں اس کی گواہ تھیں۔وہاں کے گورنر نے حضرت عمر کو خط لکھا حضرت عمر نے عورتوں کی گواہی کو بنیاد بنا کر طلاق واقع کر دی۔

5- چونکہ شراب پی کر قصدا اس نے نشہ پیدا کیا ہے اور اپنے کو متاثر کر لیا ہے،اس لئے اس کا حکم ان لوگوں کا نہ ہو گا، جن کی عقل

قدرتی طور پر جاتی رہے اور بطور سزا اس پر طلاق واقع کی جائے گی۔

جہاں تک اوامر و نواہی میں سکران کو مخاطب کرنے والی آیت: یاایھاالذین آمنوالا تقربواالصلواۃ وانتم سکاری کا تعلق ہے تو اس میں نماز جیسے اہم رکن سے اس کو نشہ کی وجہ سے تب تک دور رہنے کا حکم دیا جارہا ہے جب تک وہ جو کہتا ہے وہ سمجھ نہیں سکتا، یہ بات وقوع طلاق کی نہیں عدم وقوع طلاق کی دلیل ہے۔

حدود و قصاص کے نفاذ کا جہاں تک تعلق ہے، تو ان میں بھی حقیقت تو یہ ہے کہ سکران اگر زنا کا اقرار کرے تو اس کے اقرار کا اعتبار نہیں ہوتا ہے، جو بات اس کی دلیل بن سکتی ہے کہ سکران کے طلاق کے الفاظ کا بھی اعتبار نہ ہونا چاہئے، اسی طرح اس کا قتل و قذف کا اقرار بھی معتبر نہیں ہوتا جب تک باہوش و حواس اقرار نہ کرے۔(19)

عدم وقوع طلاق کے قائلین کا کہنا ہے کہ صفوان بن عمر الطائی حد درجہ ضعیف ہے، ابن حزم نے کہا ہے: ھذا خبر فی غایۃ السکوت۔ صفوان بن عمر کے ضعف پر اکثر محدثین کا اتفاق ہے۔ اس میں ایک راوی بقیہ بھی ضعیف ہیں، ایک اور راوی غازی بن حبلہ بھی متکلم فیہ ہیں۔ دوسری ابن عباس کی روایت بھی ضعیف ہے، اس میں ایک راوی عطاء بن عجلان ہیں، اس پر بھی کذب فی الحدیث کی تہمت ہے۔(اسلام اور جدید معاشرتی مسائل)

دوسرے ان احادیث کے عموم کا تقاضا تو یہ ہے کہ سوئے ہوئے اور بے ہوش کی طلاق بھی واقع ہو جاتی اور نشہ مباح میں دی ہوئی طلاق بھی واقع ہو جاتی، بلکہ حدیث لا قیلولۃ فی الطلاق کے تحت پاگل کی بھی طلاق واقع ہو جاتی، لیکن کوئی فقیہ ان لوگوں کی طلاق کو واقع نہیں مانتا، اس لئے صحیح بات یہ ہے کہ جس طرح بے ہوش کی، نشہ مباح والے کی اور پاگل کی طلاق مذکورہ احادیث کے عموم سے مستثنی ہیں اس طرح سکران کی طلاق کو بھی مذکورہ احادیث کے عموم سے مستثنی ماننا چاہئے۔

دوسرا مسلک:

سکران مجنون کی طرح زائل العقل ہوتا ہے اور شریعت کے جملہ خطابات کا تعلق ثبات عقل سے ہے۔ جملہ عبادات و معاملات کے لئے جوہر عقل کو بنیادی شرط قرار دیا گیا ہے، اس لئے سکران چونکہ زائل العقل ہوتا ہے، اس لئے اس کی طلاق واقع نہ ہو گی۔ یہ حضرت عثمان بن عفان، عمر بن عبدالعزیز، قاسم، طاؤس، ربیعہ، یحیی انصاری، لیث، عنبری، اسحاق اور ابو ثور مزنی کا مسلک ہے۔ ابن المنذر کہتے ہیں کہ یہ مسلک حضرت عثمان سے ثابت ہے، ہم کوئی صحابی نہیں جانتے جس نے اس مسلک کی مخالفت کی ہو۔(المغنی لابن قدامہ)

امام ابن تیمیہ نے اپنے فتوی میں لکھا ہے کہ: اس مسئلہ میں دو قول ہیں، زیادہ صحیح یہ ہے کہ طلاق واقع نہ ہو گی۔ یہ امیر المؤمنین عثمان بن عفان سے ثابت ہے اور جہاں تک میں جانتا ہوں صحابہ سے اس کے خلاف ثابت نہیں ہے۔ یہ سلف و خلف میں سے اکثر کا قول ہے جیسے عمر بن عبدالعزیز وغیرہ اور یہ احمد کی دو روایتوں میں سے ایک ہے، اس کے اصحاب میں سے ایک جماعت نے اس کو اختیار کیا ہے۔ امام شافعی کا بھی قدیمی قول یہی ہے، ان کے اصحاب میں سے ایک جماعت نے اس کو اختیار کیا ہے، اور اصحاب ابی حنیفہ میں سے بھی ایک جماعت کا قول یہی ہے جیسے طحاوی۔

دوسرے مسلک کے دلائل:

اس مسلک کی بنیاد مندرجہ ذیل دلائل پر ہے:

1- سکران معتوہ کی طرح مغلوب العقل ہے اس لئے اس کی طلاق کا اعتبار نہیں۔

2- مغلوب العقل ہونے کی وجہ سے اس کی طلاق کی نیت نہیں ہوتی۔امام بخاری نے باب طلاق اکراہ سکران مجنون غلط ونسیان کے تحت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ: انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرء ما نوی اور قرآن کی یہ آیت پیش کی ہے: ربنا لاتؤاخذنا ان نسینا او اخطانا، جس سے انہوں نے یہ استدلال کیا ہے کہ مجنون ومکرہ کی طرح سکران کی بھی نیت نہیں ہوتی اور بغیر نیت کے طلاق واقع نہ ہو گی۔([20])

3- یہ حضرت عثمان کا مسلک ہے اور اس کے خلاف صحابہ سے کچھ ثابت نہیں۔اس مسلک کا یہ دعوی حقیقت میں غلط ہے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے۔

4- مجنون بیہوش مخبوط العقل سویا ہوا شخص اور کسی جائز چیز کھانے پینے سے نشہ میں مبتلا ہو جانے والے شخص کی طلاق بالاتفاق واقع نہیں ہوتی اس لئے کہ یہ عقل وہوش سے محروم ہیں اس کا تقاضا ہے کہ نشہ میں مبتلا شخص کا حکم بھی یہی ہو۔

طرفین کے دلائل پر ایک نظر:

اوپر ہم نے دونوں طرف کے دلائل کے ساتھ ان کی حیثیت بیان کر دی ہے۔احناف کے دلائل میں صفوان بن عمرو طائی کی روایت اور ابن عباس سے مروی روایت کے ضعف کے بارے میں اوپر گذر چکا، جس سے واضح ہوتا ہے کہ احناف کے نقلی دلائل کمزور ہیں۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں کہ

تنقیح وتنقید کے بعد یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ فریقین میں سے کسی کے پاس بھی کوئی صحیح اور واضح نص نہیں ہے اور ہر دو گروہ کی رائے کی اساس اور بنیاد قیاس ہے۔یہی وجہ ہے کہ صحابہ کے زمانے سے یہ مسئلہ مختلف فیہ رہا ہے ایک طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اثر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مسلک ہے تو دوسری طرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اثر ہے۔اس کے بعد فریقین کے قیاس واجتہاد کے علاوہ ان کے ہاں اور کچھ نہیں ہے۔

کیا احناف کا مسلک علی الاطلاق سکران کی طلاق کے وقوع کا ہے؟:

اس بات پر اگر غور کیا جائے تو مذکورہ دونوں مسلکوں کے ساتھ ایک تیسرا مسلک بھی ہمارے سامنے آ جاتا ہے جو اوپر کے دونوں مسلکوں میں سے ایک درمیان کا راستہ ہے اور یہی مسلک حقیقت میں امام اعظم ابو حنیفہ کا ہے۔امام محمد بن الحسن شیبانی نے کتاب الآثار میں طلاق المبرسم والنشوان والنائم کا باب باندھا ہے، جس میں انہوں نے امام ابو حنیفہ کی سند سے اثر نقل کیا ہے کہ: نشوان کی طلاق جائز ہے اور اسی باب کے تحت امام ابو حنیفہ کی سند سے قاضی شریح کا اثر نقل کیا ہے کہ: سکران کی طلاق جائز ہے اور پھر کہا ہے کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی امام ابو حنیفہ کا مسلک ہے۔([21]) باب کا عنوان ہے "نشوان کی طلاق" اس کے تحت نشوان اور سکران کی طلاق کے دو آثار ہیں جو باب کے مضمون کے ثبوت کے لئے ہیں اور مضمون مطلق سکران کی طلاق کا نہیں نشوان کی طلاق کا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نشہ جب ایسے درجے میں ہو کہ

عقل کو مغلوب نہ کر سکے، تو طلاق جائز ہو گی۔ یہ نشہ کا ابتدائی مرحلہ ہوتا ہے، بعض اوقات نشہ کے خو گر بہت زیادہ پینے کے باوجود مغلوب العقل نہیں ہوتے ایسی حالت کو نشوان کہا جاتا ہے اس حالت میں طلاق جائز ہے۔

بالفاظ دیگر نشوان سے مراد یہ ہے کہ نشہ اس حد کو نہ پہنچے جس پر حد جاری ہوتی ہے مخدوم محمد جعفر لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نے ایسے نشہ کو موجب حد قرار دیا ہے جس سے چیزوں کی پہچان اور تمیز ختم ہو جائے آسمان اور زمین کا فرق نہ رہے۔ حد کے علاوہ باقی احکام میں کلام کے اندر اختلاط پیدا ہو جانے کا اعتبار کیا جاتا ہے نشہ کی اس حالت میں کفر کا کلمہ کہنے سے وہ مرتد نہ ہو گا۔ سکران کی طلاق کے بارے میں وہ لکھتے ہیں کہ :
وفی الطلاق ان سکر کما حدہ ابو حنیفۃ لایقع والا فیقع (طلاق میں اگر وہ اس طرح نشہ میں مبتلا ہو جائے جس طرح اس کی ابو حنیفہ نے حد مقرر کی ہے تو طلاق واقع نہ ہو گی اگر نہیں تو پھر واقع ہو گی۔)(22)

جس کا مطلب یہ ہے کہ نشہ جب اس حد کو نہیں پہنچتا ہے جو حد ابو حنیفہ نے مقرر کی ہے تو طلاق واقع ہو گی یعنی امام ابو حنیفہ کا طلاق سکران کے وقوع سے نشوان کی طلاق مراد ہے مطلق سکران نہیں۔ نشوان میں طلاق واقع ہو گی نشہ جب نشوان کی حد سے نکل جائے اور اس حد کو پہنچ جائے جو امام ابو حنیفہ نے مقرر کی ہے تو طلاق واقع نہ ہو گی۔ کیونکہ نشوان کی عقل مغلوب نہیں ہوتی نشوان ارادہ اور نیت کر سکتا ہے وہ جو بھی کہے عقل وارادہ سے کہہ سکتا ہے۔ اگر نشوان طلاق دیتا ہے تو یہ اس کے ارادے نیت اور عقل سے کیا ہوا فیصلہ شمار ہو گا اس لئے یہ طلاق واقع ہو گی۔ نشہ کا غلبہ زور پکڑ جائے آدمی ہذیان بکنے لگ جائے کلام میں خلط واقع ہو جائے تو اس صورت میں طلاق ارادے نیت اور عقل کے تحت شمار نہ ہو گی ہذیان اور غلبہ عقل کا نتیجہ ہو گی اس لئے یہ واقع نہ ہو گی۔

امام محمد نے ایک باب تزویج السکران کے عنوان سے قائم کیا ہے، اس میں ایک اثر نقل کرتے ہیں کہ : ہمیں ابو حنیفہ نے حماد سے اور اس نے ابراہیم سے یہ خبر دی، کہا کہ اس نے نشے والے کے متعلق کہا کہ وہ نکاح کر سکتا ہے اور کہا کہ اس پر ہر وہ چیز جائز ہے جو اس نے کی ہو۔ اس کے بعد امام محمد کہتے ہیں کہ ہم بھی اسی کو لیتے ہیں سوائے ایک خصلت کے کہ جب نشہ سے اس کی عقل جاتی رہے پھر وہ اسلام سے مرتد ہو جائے پھر تندرست ہو اور بیان کرے کہ یہ اس سے بی عقلی میں ہوا ہے تو اس سے قبول کیا جائے گا اور اس کی عورت اس سے بائن نہیں ہو گی، یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔(23)

اس بیان سے واضح ہے کہ نشہ کے غلبے سے نہ اس کا ارتداد قبول کیا جائے گا نہ ہی عورت بائن ہو گی، کیونکہ نشہ کے غلبہ سے اس کی عقل نہیں رہی، یہی کلیہ طلاق پر بھی لاگو ہو گا کہ نشہ میں طلاق واقع ہو گی لیکن اگر نشہ کے غلبہ سے عقل نہ رہی ہو تو طلاق واقع نہیں ہو گی۔

سزاء کے طور پر طلاق کا وقوع:

نشوان اور سکران مغلوب العقل کے درمیان فرق کے مسلک کو ایک طرف رکھتے ہوئے علی الاطلاق وقوع طلاق کے مسلک کو اگر دیکھا جائے تو اوپر گذر چکا کہ احناف کے اس مسئلے کے بارے میں قیاس کی قوی علت سزاء کے طور پر طلاق کا وقوع ہے۔ اور آج کے دور میں اس علت کو قبول کرنا کئی اور اہم پہلوؤں سے صرف نظر کرنے کے برابر ہو گا۔ وہ پہلو ہیں ایک پورے گھر، بیوی بچوں اور پورے کٹنب کی ناکردہ گناہ کے سزا کے طور پر بربادی، حالانکہ شریعت نے سکران کی حد مقرر کی ہوئی ہے، اس کو وہ ملنی چاہئے، وہ سزا جس سے مجرم کے ساتھ بے

قصوروں کو بھی ناکردہ گناہ کی سزا بھگتنی پڑے، کیوں روا رکھنی چاہئے ؟ کیا حاملہ زانیہ کو وضع حمل سے پہلے سزا دینا روک نہیں دیا جاتا؟ تو سکران پر مقررہ سزا کے باوجود اس کو مزید ایسی سزا دینا جس سے اس کے ساتھ اس کے بال بچوں اور بیوی کو بھی عمر بھر کے لئے سڑنا پڑے کس طرح مناسب ہو سکتا ہے ؟۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے احناف کا ایک اصول نقل کیا ہے کہ : "جرم کی وجہ سے کسی عمل کا اصل حکم ساقط نہیں ہو جاتا، جس کی واضح نظیر یہ ہے کہ سفر اگر معصیت سے کیا جائے تو بھی ہمارے ہاں مسافر کو وہ تمام سہولتیں حاصل ہوں گی جو عام مسافروں کو ہیں، جس کا تقاضا یہ ہے کہ نشہ نوشی گو معصیت ہے مگر اس صورت میں احکام وہی ہوں جو دوسرے مفقود الحواس اور مخبوط العقل لوگوں کے ہیں جس طرح ان کی طلاق واقع نہیں ہوتی اسی طرح ان کی بھی طلاق واقع نہیں ہونی چاہئے "۔

اس کے علاوہ وہ آج کے حالات میں سکران کی سزا کے طور پر وقوع طلاق کو مقتضائے وقت کے منافی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ پہلو بھی قابل لحاظ ہے کہ ایک زمانہ تھا کہ بیوی کو علیحدہ کر دینا شوہر کے لئے سزا تھی، کہ مطلقہ اور بیوہ عورتوں کے نکاح کا مسئلہ آج کی طرح پیچیدہ نہ تھا تعدد ازدواج کا عام رواج تھا آج کے حالات اس سے یکسر مختلف ہیں، عورتوں کی دوبارہ شادی کا مسئلہ دشوار ہو گیا ہے، یہاں کی عورتیں عموماخود مکتفی اور تعلیم یافتہ بھی نہیں ہوتیں ان حالات میں عملا یہ طلاق عورتوں کے لئے سزا بن کر رہ گئی ہے

عدم وقوع طلاق کی صورت میں اگر عدول عن المذھب یا خروج عن ظاھر الروایت ہوتا ہو تو یہ شجر ممنوعہ نہیں بوقت ضرورت فقہاء متقدمین اور متاخرین سب ہی ایسا کرتے آئے ہیں۔ زوجہ مفقود کے احکام اور تعلیم قرآن وغیرہ پر عقد اجارہ کے جواز میں اس کے نظائر سبھوں کے علم میں ہیں۔

اس عدول وخروج کی تقاضائیں اور ضروریات مبیحہ بہر حال محقق ہیں ملک کے اندر عامۃ الورود واقعات ومشاھدات اس پر شاھد عادل ہیں۔ بیکس ومجبور خواتین سے رفع ضرر اور دفع ظلم سے بڑھ کر بھی کوئی اور ضرورت ہو سکتی ہے ؟

طلاق کی مشروعیت جس حکم ومصلحت ومقصد کے لئے ہوتی تھی وہ تھا زوجین کی مشکلات کا حل اور دونوں کی زندگی کو تنگی اور گھٹن سے بچانا، اگر حالت نشہ میں دی ہوئی طلاق کو نافذ مانا جائے تو بجائے حل مشکلات ودفع ضیق وگھٹن کے عموما مزید مشکلات اور مزید گھٹن اور مختلف پیچیدہ مسائل ہی سے سابقہ پڑتا ہے۔ اس طرح مشروعیت طلاق کی حکمت ومصلحت اور اس کے اصل مقاصد فوت ہو کر قلب موضوع کی صورت ہو جاتی ہے جو من وجہ تغییر شرع کو مستلزم ہے جس سے بحالت موجران بغیر خروج عن ظاہر الروایت کے ہم نہیں بچ سکتے وہ تغیر شرع کا فروع بھی عدول عن المذھب اور خروج عن ظاھر الروایت کا مقتضی ومبیح ہے۔

بحث کا خلاصہ :

اس سارے بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ ، سکران کی طلاق اس صورت میں جائز یا واقع قرار دی جائے جب نشہ عقل پر غالب نہ آچکا ہو۔ دوسری صورت میں طلاق کو واقع نہ ماننا چاہئے۔ یہی قول امام محمد کا ہے اور یہی مسلک امام ابو حنیفہ کا بھی ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا کہ نشہ کے غلبے سے نہ اس کا ارتداد قبول کیا جائے گا نہ ہی عورت بائن ہو گی، کیونکہ نشہ کے غلبہ سے اس کی عقل نہیں رہی، یہی کلیہ طلاق پر بھی لاگو ہو گا کہ نشہ میں طلاق واقع ہو گی لیکن اگر نشہ کے غلبہ سے عقل نہ رہی ہو تو طلاق واقع نہیں ہو گی۔

مآخذ ومصادر:

[1] جصاص،ابو بکر احمد،الرازی:"احکام القرآن"مکتبہ رشیدیہ،لاہور،ص:158۔

[2] الصابونی، محمد علی:"روائع البیان، تفسیر آیات الاحکام"،مؤسستہ مناہل العرفان،بیروت،ص:433۔

[3] جصاص،ابو بکر احمد،الرازی:"احکام القرآن"مکتبہ رشیدیہ،لاہور،ص:158

[4] الصابونی، محمد علی:"روائع البیان، تفسیر آیات الاحکام"،مؤسستہ مناہل العرفان،بیروت،ص:433۔

[5] بوبکائی، محمد جعفر، مخدوم:المتانۃ فی المرمۃ عن الخزانۃ،لجنۃ احیاءالادب السندی،1962ء،صفحہ 462۔

[6] ترمذی جلد اول باب ماجاء فی طلاق المعتوہ۔

[7] بوبکائی، محمد جعفر، مخدوم:المتانۃ فی المرمۃ عن الخزانۃ،لجنۃ احیاءالادب السندی،1962ء،صفحہ:463۔

[8] بخاری، محمد بن اسماعیل:"الجامع الصحیح"کتاب الحدود، باب لا یرجم المجنون ہالمجنونتہ۔

[9] شیبانی، محمد بن الحسن:"کتاب الآثار"، محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب، قرآن، مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص:227۔

[10] بخاری، محمد بن اسماعیل:"الجامع الصحیح"

[11] شیبانی، محمد بن الحسن:"کتاب الآثار"، محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب، قرآن، مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص:227

[12] ایضا

[13] نساء:19

[14] جصاص،ابو بکر احمد،الرازی:"احکام القرآن"مکتبہ رشیدیہ،لاہور،ص:157 جلد:2۔

[15] بوبکائی، محمد جعفر، مخدوم:المتانۃ فی المرمۃ عن الخزانۃ،لجنۃ احیاءالادب السندی،1962ء،صفحہ:463

[16] ایضا،ص:463

[17] ایضا،ص:464

[18] المغنی لابن قدامہ، جلد:7صفحہ:114۔115۔

[19] بوبکائی، محمد جعفر، مخدوم:المتانۃ فی المرمۃ عن الخزانۃ،لجنۃ احیاءالادب السندی،1962ء،:464

[20] بخاری کتاب الطلاق

[21] شیبانی، محمد بن الحسن:"کتاب الآثار"، محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب، قرآن، مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص:227

[22] بوبکائی، محمد جعفر، مخدوم:المتانۃ فی المرمۃ عن الخزانۃ،لجنۃ احیاءالادب السندی،1962ء،:464

[23] شیبانی، محمد بن الحسن:"کتاب الآثار"، محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب، قرآن، مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص:200

References

1. Jasas abu bakar ahmad al razi: “ahakam al Quran” muktabah Rasheed ya, Lahor, P.158.
2. Al sabuni Muhammad Ali: “rawaiha al bayan tafseer ayat al ahakam” muasasat manahil al Irfan, bairut, P.433.
3. Jasas abu bakar ahmad al razi: “ahakam al Quran” muktabah Rasheed ya, Lahor, P.158.
4. Al sabuni Muhammad Ali: “rawaiha al bayan tafseer ayat al ahakam” muasasat manahil al Irfan, bairut, P.433.
5. Abu bakai Muhammad jahfar makhdom: al matanat fi al marmat ain al khazainat al Jannat-u-ahaya al adab al sandi, 1962, P.462.
6. Tarmezi juld aual bab maja fi talaq al mahtuh.

7. Abu bakai Muhammad jahfar makhdom: al matanat fi al marmat ain al khazainat al Jannat-u-ahaya al adab al sandi, 1962, P.463.
8. Bukhari Muhammad bin Ismail: “al jama al sahih” kitab al hadud, bab al yarjam al majnun hal majnunat.
9. Shebani Muhammad bin al hassan: “kitab al Asar” Muhammad syed and sons tajran kutub, Quran mukabil mulvi musafir khana karachi, P.227.
10. Bukhari Muhammad bin Ismail: “al jama al sahih”
11. Shebani Muhammad bin al hassan: “kitab al Asar” Muhammad syed and sons tajran kutub, Quran mukabil mulvi musafir khana karachi, P.227.
12. Ibid.
13. Nisah: 19.
14. Jasas abu bakar ahmad al razi: “ahakam al Quran” muktabah Rasheed ya, Lahor, P.157, juld 2.
15. Abu bakai Muhammad jahfar makhdom: al matanat fi al marmat ain al khazainat al Jannat-u-ahaya al adab al sandi, 1963, P.462.
16. Ibid, P.463.
17. Ibid, P. 464.
18. Al magni al bin qadamah juld: V.7, P. 114-115.
19. Abu bakai Muhammad jahfar makhdom: al matanat fi al marmat ain al khazainat al Jannat-u-ahaya al adab al sandi, 1962, P.464.
20. Bukhari kitab al talaq.
21. Shebani Muhammad bin al hassan: “kitab al Asar” Muhammad syed and sons tajran kutub, Quran mukabil mulvi musafir khana karachi, P.227.
22. Abu bakai Muhammad jahfar makhdom: al matanat fi al marmat ain al khazainat al Jannat-u-ahaya al adab al sandi, 1962, P.464.
23. Shebani Muhammad bin al hassan: “kitab al Asar” Muhammad syed and sons tajran kutub, Quran mukabil mulvi musafir khana karachi, P.200.